نقشِ آغاز

گورنر پنجاب کا قرآنی احکام کو چیلنج
۹۵-۱۹۹۴ء کا بجٹ یا ناقہ، ترقی و استحکام کے محل سے
ملی تشخص کا اغواء

صوبہ پنجاب کے گورنر چودھری الطاف حسین نے جنگ میگزین ۱۰ جون ۱۹۹۴ء روزنامہ جنگ کے عنوان کے مطابق ایک سیاسی اور فقہی انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ "عورت اور مرد کی گواہی برابر ہے" قرآن مجید کی قطعی نص فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان (بقرہ) کے باوصف انکار پر اصرار اور دلائل کی بھرمار سے چودھری صاحب کہاں جا پہنچے، ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں، مسئلہ کی حقیقت کیا ہے قرآن وحدیث کے قطعی نصوص اور واضح ترین ہدایات کے پیش نظر مزید بحث وتحقیق کی ضرورت نہیں ہے البتہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا، مگر یہ بھی کوئی نئی اور انہونی بات ہرگز نہیں حکمران جماعت کے ارباب فکر ودانش روز اول سے تشکیک کی مہم میں مصروف ہیں اعلیٰ قیادت سے لے کر ادنیٰ صحافیوں اور کالم نگاروں تک اپنے بیانات۔ انٹرویوز۔ تحریروں اور ادبی وعلمی مباحث کے راستہ سے دینی عقائد، قرآنی تعلیمات، قطعی نصوص، حدود واحکام تاریخی مسلمات، اسلامی شخصیات، اخلاقی قدروں، اجتماعی اصولوں اور اخلاق عامہ سب چیزوں کو مشکوک اور ناقابل اعتبار قرار دے رہے ہیں نہ صرف ان کے اسالیب بیان بلکہ ان کے محرکات وعوامل بھی اکثر مختلف ہوتے ہیں کبھی وہ یہ کام محض تجدد پسندی کے شوق اور یورپ کی انتہا پسندانہ تقلید میں کرتے ہیں کبھی محض شہرت پسندی اور جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں میں ہردلعزیز ومقبول ہونے کے لیے، کبھی اپنے آقایان ولی نعمت کی خوشنودی کے لیے کبھی دینی قوتوں کو آزمانے اور مستقبل میں اپنا راستہ بنانے کے لیے، کبھی اپنی سیاست چمکانے اور مالی منفعت کے حصول کے لیے اور کبھی اس کے پیچھے عجلت پسندی اور چھپنے اور اخبار میں سرخی اور تصویر لگنے کا شوق ہوتا ہے۔

اب کے یہ صریح کفریہ بیانات اور اس نوعیت کے اقدامات اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ ملک کا اقتدار اعلیٰ اور سیاسی قیادت ملک کو لادینیت، مادر پدر آزاد معاشرت ونامذہبیت اور مادیت وعریانیت کے راستہ پر ڈال رہی ہے۔ اور جلد سے جلد مذہب ومعاشرہ کی اصلاح کے عنوان سے ملک کو مکمل طور پر

مغرب وارتداد کے سانچہ میں ڈھال دینے کا ضروری کام شروع کر دیا ہے ان کے بیانات دعاوی دلائل اور دین اسلام سے متعلق حرکات وسکنات بڑے بھدے اور بھونڈے معلوم ہوتے ہیں جن کو ان کے ارادہ وشعور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اس بات کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ وہ ہر کام سمجھ بوجھ کر کر رہے ہیں اور اپنے مقصد سے واقف ہیں لیکن درحقیقت وہ اپنے مقصد کو سمجھے بغیر زعم خودنمائی اور خودبینی کی دنیا میں گم ہیں۔

ان کے یورپین اور متعفن دماغ میں اسلام کی جو تصویر ہے وہ بالکل مسخ شدہ اور بگڑی ہوئی ہے۔

یہ حکمران جماعت کی ایک وسیع فکری، ثقافتی علمی اور دینی ارتداد کا پیش خیمہ اور مستقبل کا آئینہ ہے جس کا تدارک حکومت کی بڑی سے بڑی انتظامی کامیابی جماعتی تفوق، حکومتی استحکام وسربلندی مضبوط سے مضبوط کرسی اور اقتدار اور عظیم سے عظیم تر سیاسی پالیسی اور کامیاب معاشی صنعتی انقلاب اور نظامی منصوبہ بندی سے بھی نہیں ہو سکتا یہ اتنا بڑا خسارہ ہے جس کے مقابلے میں کوئی خسارہ نہیں اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ موجودہ حکومت کو بھی اپنے پیش روؤں کی طرح ذلت پر ذلت اپنے مسائل ومقاصد میں ناکامی پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے اور نتیجۃً وہ بھی حسب روایت دائمی اختلاف وانتشار اور ذلت وادبار کا شکار ہو کر رہ جائیں۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول صادق آئے قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بایٰت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا۔

اب بھی وقت ہے گورنر پنجاب علی الاعلان توبہ کریں اور حکومت ایسے بیانات سے براءت کا اعلان کرے ورنہ لئن لم ینتہ لنسفعاً بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ (الآیۃ)

حسب معمول حکومت نے مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کا سالانہ بجٹ پیش کر دیا ہے۔ بجٹ کا عمومی جائزہ و تجزیہ اور نتائج واثرات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ اس میں ملک کے نظریاتی اساس کے تحفظ، نظریہ پاکستان کی تکمیل، ملکی معیشت کا سنبھالا اور عام شہریوں کی ضروریات اور ان کے تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر ان کے حالات بہتر بنانے کے ٹھوس اقدامات کے سوا سب کچھ ہے۔

ان غلطیہائے تقریر وتشہیر اور تخمینہ ہائے بجٹ وتعبیر کو دیکھ کر یہ گمان یقین میں بدل جاتا ہے کہ ارباب اختیار واقتدار مصلحتوں کا شکار ہیں صداقتوں کو عموماً دفنانے کی کوشش کی جا رہی ہے بہتانوں کو اچھالا جا رہا ہے تاکہ لوگ مغالطوں کو من وعن تسلیم کر لیں۔ موجودہ حکومت بھی غریبوں کی ہمدردی کے تمام تر دعووں کے باوصف عقلاً اور معنیً بے نقاب ہو گئی ہے اس کے مستقبل کے تمام سیاسی خدوخال آشکارا ہو گئے ہیں